
محمد ﷺ
YASSER

صلى الله عليه وسلم

خاتم المرسلین

Writer:

Amir Saqlain

1 -قرآن مجید

2 -احادیث مبارکہ

3 -کتاب استثناء

4 -انجیل یوحنا

5 -زبور

6 -ہندو کتب (کلکی اوتار، بھاگوت پران وغیرہ)

7 -سکھ کتب (سری گرو گرنتھ وغیرہ)

8 -بدھ مت کتب (چکرورتی سنہ نادر سوتر وغیرہ)

9 -زرتشت کتب (اویستا وغیرہ)

10 -مغربی مفکرین کی کتب میں

قرآن مجید

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں قرآن مجید کی واضح آیت درج ذیل ہے:

سورۃ الاحزاب (33) آیت 40:

عربی متن:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

اردو ترجمہ:

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کی مہر (یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔..

یہ آیت اس بنیادی عقیدے کی واضح دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے۔

سورة المائدہ (5) آیت 3:
تکمیلِ دین والا مخصوص جملہ:
اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

اردو ترجمہ:
آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر
دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور
تمہارے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کر لیا۔

یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر میدان
عرفات میں نازل ہوئی، جو اس بات کی واضح
دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
حیات مبارکہ میں دین اسلام اپنی کامل صورت
میں مکمل ہو گیا۔

سورة التوبہ (9) آیت 33

عربی متن:
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

اردو ترجمہ:
وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت
اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام
دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرک اسے
ناپسند کریں۔

سورۃ الصف (61) آیت 9

عربی متن:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

اردو ترجمہ:

وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرک اسے ناپسند کریں۔

دونوں آیات کا متن یکساں ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ اسلام کو غلبہ عطا فرمایا جائے گا۔

قرآن پاک میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ النجم میں صحفِ ابراہیم اور موسیٰ کا ذکر آیا ہے۔ سورۃ النجم میں بالواسطہ بشارت کا مفہوم موجود ہے، لیکن سب سے اہم اور براہ راست ذکر سورۃ الاعلیٰ میں ہے۔

حوالہ:

القرآن، سورۃ الاعلیٰ)،87) آیات 19-18

متن اور ترجمہ:

"إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ"

"بے شک یہ (تعلیمات) پہلے صحیفوں میں بھی ہیں۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔"

2. بشارت کا مخصوص مقام: سورۃ الاعلیٰ

سورۃ الاعلیٰ کی ان آیات میں لفظ "ہٰذَا" (یہ) سے کیا مراد ہے؟ مفسرین کے مطابق "یہ" سے پوری سورۃ کی تعلیمات یا خاص طور پر آخرت کی کامیابی کا ذکر مراد ہے۔ لیکن جو چیز اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بناتی ہے، وہ اس سورۃ کی ابتدائی آیات ہیں جن کی طرف "ہٰذَا" اشارہ کر رہا ہے۔

پوری سورۃ کا سیاق دیکھیں، خاص طور پر وہ حصہ جو "صحف اولین" میں مذکور ہے:
متن (سورۃ الاعلیٰ، 19-1):
1. اپنے ربِ اعلیٰ کے نام کی تسبیح کرو۔
2. جس نے پیدا کیا اور درست کیا۔
3. اور جس نے تقدیر مقرر کی اور راہ دکھائی۔
4. بے شک فلاح پا گیا وہ جو پاک ہو گیا۔
5. اور اپنے رب کا نام یاد کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔
6. بلکہ تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔
7. جبکہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔
8. بے شک یہ (تعلیمات) پہلے صحیفوں (صحفِ ابراہیم و موسیٰ) میں بھی ہیں۔

بشارت کے پہلو:
مسلمان علماء (جیسے علامہ آلوسی اور مفسرینِ سلف) اس مقام پر دو چیزیں بیان کرتے ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت مانا جاتا ہے:

1. نبی اُمی کی صفت کا ذکر:

بعض تفاسیر کے مطابق، صحفِ ابراہیم میں اس "نبیِ اُمی" کا ذکر تھا جو "اپنے رب کے نام کی تسبیح" (آیت 1) کرے گا، اپنی قوم کو "پاکیزگی" (آیت 14) سکھائے گا (جیسا کہ قرآن میں "يُزَكِّيهِمْ" فرمایا)، اور "نماز" (آیت 15) قائم کرے گا۔ یہ تمام اوصاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بنیادی مقاصد ہیں..

2. اسمِ مبارک "محمد" اور "احمد":

بعض روایات میں آتا ہے کہ صحفِ ابراہیم میں آپ کا نام "محمد" یا صفت "احمد" مذکور تھی۔ علامہ قرطبیؒ نے ایک قول نقل کیا ہے کہ صحف میں لکھا تھا: "میں (اللہ) تجھے اور تیری اولاد میں سے اس نبی کو جو اُمی ہے، برکت دوں گا... اس کا نام 'ماذ ماذ' (Maz Maz) ہوگا"۔ "ماذ ماذ" سریانی یا عبرانی زبان میں "بہت زیادہ پاک" یا "بہت زیادہ ستائش کیا گیا" کے معنی میں ہے، جو "محمد" اور "احمد" کا ہم معنی ہے۔

احادیث مبارکہ

ترجمہ:

"میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا، اسے خوب آراستہ اور مکمل کیا، مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب کرتے ہوئے کہنے لگے: کاش یہ اینٹ بھی رکھ دی جاتی! تو میں وہی اینٹ ہوں، اور میں خاتم النبیین ہوں۔"

حوالہ: صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین،

حدیث: 3535

احادیث مبارکہ

ترجمہ:

"مجھے چھ چیزوں کے ساتھ دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی: مجھے جوامع الکلم عطا کیا گیا، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں، تمام زمین میرے لیے پاک اور سجدہ گاہ بنائی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا، اور میرے ساتھ نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا (یعنی میں خاتم النبیین ہوں)۔"

حوالہ: صحیح مسلم، کتاب المساجد، حدیث: 523

احادیث مبارکہ

ترجمہ:

"میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، البتہ خوشخبریاں ہوں گی۔ صحابہ نے پوچھا: خوشخبریاں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے اور سچے خواب، جنہیں نیک مرد دیکھے یا اس کے لیے دیکھے جائیں۔"

حوالہ: مسند احمد، حدیث: 23736 (شیخ شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

احادیث مبارکہ

ترجمہ:

"بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کیا کرتے تھے، جب ایک نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا تھا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، ہاں خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔"

حوالہ: صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث: 3455

کتاب استثنا

بائبل (عہدِ نامہ قدیم): کتاب استثنا، باب 18، آیت 18
اردو ترجمہ:
"میں ان کے لیے انہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہ ان سے کہے گا۔"
مختصر تشریح
اس پیشین گوئی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنے کی تین اہم وجوہات یہ ہیں:
1. "انہی کے بھائیوں میں سے" (مِنْ وَسَطِ إِخْوَتِهِمْ):
یہودی قوم (بنی اسرائیل) حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد ہے۔ ان کے "بھائی" حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد یعنی عرب ہیں۔ پوری بنی اسرائیلی تاریخ میں بے شمار انبیاء آئے لیکن وہ سب اسی قوم سے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے صرف ایک نبی مبعوث ہوئے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

2. "تیری مانند" (مِثْلُكَ):

بائبل کا اختتام (استثنا 34:10) اس بات پر ہوتا ہے کہ "اسرائیل میں موسیٰ جیسا کوئی نبی نہ ہوا"۔ اس لیے یہ "مانند" کوئی عام اسرائیلی نبی نہیں ہو سکتا۔ حضرت موسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام کے درمیان نمایاں مشابہتیں ہیں: دونوں صاحبِ شریعت (نئی کتاب) تھے، دونوں نے ہجرت کی، دونوں دنیاوی حکمران بھی تھے، اور دونوں کی زندگی اور موت عام انسانی حالات میں ہوئی (جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفعت مختلف رائے کا موضوع ہے)۔

3. "اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا":

یہ بالکل قرآن مجید کی وحی کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے قلب پر اللہ کا کلام نازل کرتے تھے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لفظاً اسی طرح ادا فرماتے تھے جیسے وہ نازل ہوا، یہاں تک کہ صحابہ کرام اسے آپ کے "منہ" سے سن کر لکھ لیتے تھے۔

کتاب استثنا (Deuteronomy)، باب 18، آیت 19
(اردو ترجمہ)
"اور جو شخص میری اُن باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اُس کا حساب لوں گا۔"
سیاق و سباق
یہ آیت پچھلی آیت (18) میں دی گئی پیشین گوئی کا تسلسل اور اس کی تاکید ہے۔ جہاں آیت 18 میں اس "مانندِ موسیٰ" نبی کی آمد کی خوشخبری دی گئی، وہیں آیت 19 میں اس نبی کی اطاعت کو لازمی قرار دیتے ہوئے اس کی نافرمانی پر سخت وعید سنائی گئی ہے۔ مسلمان علماء اسے قرآن کریم کے اس حکم سے ہم آہنگ پاتے ہیں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔

انجیل یوحنا

انجیل (عہدِ نامہ جدید) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کو دو اہم مقامات سے پیش کیا جاتا ہے: ایک حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی زبانی "فارقلیط" (Comforter/Helper) کی پیشین گوئی اور دوسرا "پتھر" کی تمثیل۔

قرآن کریم نے اس بشارت کا ذکر واضح الفاظ میں سورۃ الصف (آیت 6) میں کیا ہے:

"وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ..."

"اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری سنانے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے، اُن کا نام احمد ہوگا..."

1. فارقلیط کی بشارت (انجیلِ یوحنا)
یہ سب سے واضح اور مفصل بشارت ہے جو انجیل میں کئی مقامات پر آئی ہے۔
حوالہ:
انجیلِ یوحنا (John)، باب 14، آیت 16
انجیلِ یوحنا (John)، باب 15، آیت 26
انجیلِ یوحنا (John)، باب 16، آیات 7 تا 14
(اردو ترجمہ):
· (14:16): "اور میں باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں ایک دوسرا مددگار (فارقلیط) دے گا تاکہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔"
· (15:26): "لیکن جب وہ مددگار آئے گا جسے میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا، یعنی حق کی روح جو باپ کی طرف سے نکلتی ہے، تو وہ میرے بارے میں گواہی دے گا۔"
· (16:7-14): "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا، لیکن اگر میں جاؤں تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور جب وہ آئے گا تو دنیا کو گناہ، راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا... مجھے تم سے بہت کچھ کہنا ہے لیکن اب تم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی حق کی روح آئے گا تو تمہیں تمام سچائی کی راہ دکھائے گا کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہے گا بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آنے والی چیزوں کی خبر دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا کیونکہ وہ میری ہی باتوں میں سے لے کر تمہیں بتائے گا۔"

2. "پتھر" کی تمثیل (انجیلِ متی)
یہ بشارت بنی اسرائیل سے رسالت کے چھن جانے اور دوسری قوم کو عطا ہونے کے بارے میں ہے۔
انجیلِ متی (Matthew)، باب 21، آیات 42-43
(اردو ترجمہ)

· (21:42): "یسوع نے ان سے کہا: کیا تم نے کبھی کتابِ مقدس میں نہیں پڑھا کہ 'جس پتھر کو معماروں نے رد کر دیا وہی کونے کا سرا بن گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں یہ عجیب بات ہے'؟"
· (21:43): "اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو دی جائے گی جو اس کا پھل لائے۔"

مختصر تشریح

فارقلیط کا مطلب اور اطلاق:

· لفظ "فارقلیط" یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "مددگار" یا "وکیل"۔ مسلمان علماء کا موقف ہے کہ اصل لفظ "پیری کلیٹوس" (Periclytos) تھا جس کے معنی ہیں "جس کی بہت تعریف کی گئی" یعنی "احمد" یا "محمد"۔ بعد میں ترجمے میں اسے "پیرا کلیٹوس" (Paracletos) کر دیا گیا۔

• "دوسرا مددگار": پہلے سے موجود کسی ہستی کی مانند کوئی اور۔
• "جو کچھ سنے گا وہی کہے گا": یہ وحیِ متلو (قرآن) کی صفت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کلام نہیں فرماتے تھے بلکہ جو وحی آتی اسے سن کر دہراتے تھے۔ قرآن میں ہے: "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى" (وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے، یہ تو وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے)۔
• "تمہیں تمام سچائی کی راہ دکھائے گا": حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ آخری نبی ہیں جن پر دین مکمل کر دیا گیا۔

پتھر کی تمثیل:

• جس قوم (بنی اسرائیل) نے اپنے نبیوں کو رد کیا، ان سے بادشاہی (رسالت) لے لی گئی اور اس قوم (امتِ محمدیہ، جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہے) کو عطا کر دی گئی جو اس کے پھل (ایمان اور عمل صالح) لائے۔

انجیلِ یوحنا (John)، باب 14، آیت 26
(اردو ترجمہ):
"لیکن مددگار (فارقلیط) یعنی روحُ القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہ تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔"

وضاحت:

• "سب باتیں سکھائے گا": یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ آنے والے نبی کوئی علاقائی یا وقتی تعلیم نہیں دیں گے بلکہ ایک مکمل اور جامع شریعت اور نظامِ حیات لے کر آئیں گے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا)۔

• "تمہیں یاد دلائے گا": یعنی وہ انبیاء سابقین کی اصل تعلیمات کو بھی واضح کریں گے جنہیں بھلا دیا گیا تھا یا بدل دیا گیا تھا۔ قرآن کریم خود کو "مصدق" (تصدیق کرنے والا) اور "مہیمن" (محافظ/نگہبان) کہتا ہے جو پچھلی کتابوں کی درست باتوں کی تصدیق اور تحریف شدہ باتوں کی اصلاح کرتا ہے۔

2. حضرت یحییٰ علیہ السلام سے تفتیش (انجیلِ یوحنا)

جب یہودی علماء نے حضرت یحییٰ علیہ السلام (John the Baptist) سے پوچھا کہ کیا تم "مسیح"، "الیاس" یا "اس نبی" ہو، تو ان کے جوابات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے۔

انجیلِ یوحنا)،John) باب ،1 آیات 19-21 اور 25 (اردو ترجمہ):

• (19-21): "اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی اس سے یہ پوچھنے کو بھیجے کہ تُو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا، پھر کیا تو الیاس ہے؟ اس نے کہا، میں نہیں ہوں۔ کیا تُو "وہ نبی" ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔"

وضاحت:
یہودی تین مختلف شخصیات کا انتظار کر رہے تھے:
1. مسیح: (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)
2. الیاس (ایلیاہ): (جن کے بارے میں عقیدہ تھا کہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے اور واپس آئیں گے)
3. "وہ نبی": یہ تیسری شخصیت نہ مسیح ہے نہ الیاس۔ یہ وہی "موسیٰ کی مانند نبی" ہے جس کا وعدہ کتابِ استثنا (18:18) میں کیا گیا تھا۔ یہودیوں کا یہ سوال کرنا کہ "کیا تُو وہ نبی ہے؟" اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح کے زمانے میں بھی "موسیٰ کی مانند" ایک الگ اور عظیم تر نبی کی آمد کا انتظار تھا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس ہستی سے اپنی الگ شناخت کا اعلان کیا۔

3. جھوٹے نبیوں کی پہچان (انجیلِ متی)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہاڑی وعظ میں آخری زمانے میں آنے والے نبیوں کی تمیز کے لیے ایک ایسا معیار بتایا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی حقانیت پر بالکل فٹ بیٹھتا ہے۔

انجیلِ متی (Matthew)، باب 7، آیات 15-20
(اردو ترجمہ):
"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ اُن کے پھلوں سے تم اُنہیں پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ اسی طرح ہر اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برا درخت برا پھل لاتا ہے... پس تم اُنہیں اُن کے پھلوں سے پہچان لو گے۔"

وضاحت:
یہ معیار کسی بھی دعویدارِ نبوت کو پرکھنے کے لیے ایک عقلی اور عملی کسوٹی ہے۔ مسلمان علماء اس کا اطلاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ یوں کرتے ہیں:

· پھل (نتائج): آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کا پھل ایک ایسی امتِ واحدہ تھی جس نے جاہلیت کے اندھیروں سے نکل کر دنیا میں عدل، علم، اور تہذیب کا ایک سنہری دور قائم کیا۔

· درخت (تعلیمات): قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس میں توحید، عبادت، اخلاقیات، معاشرت، اور قانون کا ایک مکمل اور متوازن نظام موجود ہے، جسے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے آج بھی دنیا میں موجود ہیں۔

· "بھیڑوں کے بھیس میں": یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو "برّہِ خدا" (Lamb of God) کا لبادہ اوڑھ کر ایسی تعلیمات پھیلاتے ہیں جو اصل توحید سے بھٹکا دیتی ہیں، جبکہ براہِ راست خدا کی طرف سے آنے والا نبی "عبده و رسوله" (اللہ کا بندہ اور رسول) بن کر آتا ہے۔

یہ تمام حوالہ جات مل کر تصدیق کرتے ہیں کہ موجودہ بائبل میں تحریف کے باوجود، پیشین گوئیوں کی روشنی ایسی موجود ہے جو کھلے طور پر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندہی کرتی ہے۔

زبور

مسلمان علماء کے نزدیک زبور (Psalms) میں متعدد مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے اشارے ملتے ہیں، جن میں سب سے نمایاں زبور 72 اور زبور 45 ہیں۔ زبور 45 کو تو براہِ راست "محبوب" اور "شاہِ عادل" کے اوصاف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر منطبق کیا جاتا ہے، لیکن سب سے جامع پیشین گوئی زبور 72 میں ایک عالمگیر بادشاہ کے متعلق ملتی ہے جو تمام قوموں پر حکمرانی کرے گا۔

یہاں دو اہم بشارتیں پیش کی جاتی ہیں:

1. زبور 72 (زبور :-، 72811، 15 17)

یہ مزمور حضرت سلیمان علیہ السلام کے نام پر ہے، لیکن اس میں بیان کردہ عالمگیر سلطنت، تمام جزائر اور بادشاہوں کا اطاعت گزار ہونا حضرت سلیمان کی سلطنت سے کہیں بڑھ کر ہے اور مسلمان اسے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عالمگیریت سے تعبیر کرتے ہیں۔

حوالہ:

زبور (Psalms،) باب 72، آیات 8 تا 11، 15 اور 17

(اردو ترجمہ):

- (آیت 8): "وہ سمندر سے سمندر تک اور دریائے فرات سے زمین کی انتہا تک حکومت کرے گا۔"
- (آیت 9): "صحرا میں رہنے والے اُس کے آگے جھکیں گے اور اُس کے دشمن خاک چاٹیں گے۔"
- (آیت 10): "ترسیس اور جزائر کے بادشاہ نذرانے لائیں گے۔ سبا اور سیبا کے بادشاہ ہدیہ پیش کریں گے۔"

· (آیت 15): "وہ زندہ رہے گا اور سبا کا سونا اُسے دیا جائے گا۔ لوگ ہمیشہ اُس کے لیے دُعا کریں گے اور دن بھر اُسے مبارک کہیں گے۔"
· (آیت 17): "اُس کا نام ہمیشہ قائم رہے گا۔ جب تک سورج ہے اُس کا نام قائم رہے گا اور لوگ اُسی کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ سب قومیں اُسے خوش نصیب کہیں گی۔"

(نوٹ: "سبا" سے مراد عموماً یمن یا حبشہ کا علاقہ ہے۔ "محمد" نام کا معنٰی "جس کی بہت تعریف کی گئی" یا "مبارک" ہے، اور آیت 17 میں "لوگ اُسی کے وسیلہ سے برکت پائیں گے" قرآن کی آیت "وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ" کی طرف اشارہ سمجھا جاتا ہے۔)

2. زبور 45 (زبور 45:2-5)

اس مزمور کو "محبوب کا گیت" کہا گیا ہے۔ مسلمان مفسرین (جیسے مولانا عبدالحق دہلوی) اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک واضح بشارت مانتے ہیں کیونکہ اس میں تلوار کے ساتھ حق کے لیے آنا اور کافروں پر غلبہ کا ذکر ہے۔

زبور (Psalms)، باب 45، آیات 2 تا 5

(اردو ترجمہ):

· (آیت 2): "تُو بنی آدم سے زیادہ خوبصورت ہے۔ تیرے لبوں پر فضل بھرا ہوا ہے کیونکہ اللہ نے تجھے ہمیشہ کے لیے برکت دی ہے۔"
· (آیت 3): "اے قادرِ مطلق! اپنی تلوار اپنی ران پر باندھ لے۔ اپنی شان اور جلال میں کامیاب ہو۔"
· (آیت 4): "کامیابی کے ساتھ حق، نرمی اور راست بازی کے لیے سوار ہو۔ تیرا دایاں ہاتھ تجھے مہیب باتیں سکھائے گا۔"

(آیت 5): "تیرے تیر تیز ہیں اور قومیں تیرے نیچے گریں گی۔ بادشاہ کے دشمنوں کے دل چھد جائیں گے۔"

ان دونوں مقامات کو مسلمان علماء نے "نبی اُمی" کی صفات سے اس طرح جوڑا ہے کہ زبور 45 میں بیان کردہ "تلوار کے ساتھ حق کی سر بلندی" نبی رحمت کی جہاد فی سبیل اللہ کی طرف اشارہ ہے، جبکہ زبور 72 میں بیان کردہ "عالمگیر بادشاہت" آپ کے دین کی عالمگیر اور ابدی شریعت کی دلیل ہے۔

اس کی تفصیل آپ کی پیش خدمت ہے

1. زبور 45: "محبوب" کا گیت
2. زبور 72: عالمگیر بادشاہ
3. ایک اہم نکتہ: "زبور" میں ذکر قرآن کی روشنی میں

1. زبور 45: "محبوب" کا گیت

یہ زبور اپنی ابتدائی عبارت "میرا دل ایک اچھی بات اُبلنے پر ہے... میری زبانِ ماہر کاتب کے قلم جیسی ہے" سے اپنی خصوصی اہمیت ظاہر کرتا ہے۔

• "تو بنی آدم سے زیادہ خوبصورت ہے" (آیت 2):

یہ صرف جسمانی حسن کی بات نہیں بلکہ اخلاق و کردار کے کمال کی طرف اشارہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "جامع کمالات" تھے، جن کے اخلاق کو قرآن نے "عظیم" (سورۃ القلم: 4) قرار دیا۔

· "تیرے لبوں پر فضل بھرا ہوا ہے" (آیت 2):
یہ فصاحت و بلاغت اور آپ کے کلام (قرآن و حدیث) کی تاثیر کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا: "مجھے جوامع الکلم (چند الفاظ میں جامع معانی) عطا کیے گئے ہیں۔"

· "اپنی تلوار اپنی ران پر باندھ لے... حق، نرمی اور راست بازی کے لیے سوار ہو" (آیات 3-4):
یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے مختلف ہے جنہوں نے فرمایا: "جو تلوار چلائے گا وہ تلوار سے ہلاک ہوگا" (متی :)2۔265 زبور 45 میں "تلوار" حق کے قیام اور ظلم کے خاتمے کے لیے جہاد کی علامت ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے پوری طرح مطابقت رکھتی ہے۔ "نرمی" کے ساتھ اس کا ذکر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ جارحیت نہیں، بلکہ عدل پر مبنی عمل ہے۔

· "تیرے تیر تیز ہیں... قومیں تیرے نیچے گریں گی" (آیت 5):
یہ آپ کے مخالفین اور کفار پر فتح و نصرت کی غیبی بشارت ہے۔

· "میں تیرا نام ہر دور میں یادگار کروں گا"(آیت 17):
آیت کا اصل مزید ترجمہ یوں ہے: "میں تیرا نام تمام پشتوں میں یادگار بناؤں گا، اس لیے قومیں ہمیشہ ہمیشہ تیرا شکر کریں گی۔" آج دنیا کی ایک بڑی آبادی روزانہ پانچ بار اذان اور نماز میں "محمد" کا نام سنتی، پڑھتی اور ان پر درود بھیجتی ہے۔ یہ نام کی لازوال یادگاری ہے۔

2. زبور 72: عالمگیر بادشاہ (حضرت سلیمان یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم؟)
اس زبور کا عنوان "سلیمان کے لیے" ہے، لیکن اس میں بیان کردہ اوصاف حضرت سلیمان علیہ السلام کی تاریخی سلطنت سے کہیں زیادہ بڑے ہیں۔ یہاں غور طلب نکات یہ ہیں:

· "وہ سمندر سے سمندر تک اور دریائے فرات سے زمین کی انتہا تک حکومت کرے گا" (آیت 8):

حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت شام، فلسطین اور کچھ ملحقہ علاقوں تک محدود تھی۔ یہ کبھی بھی "زمین کی انتہا" تک نہیں پھیلی۔ مسلمان اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عالمگیریت سے تعبیر کرتے ہیں جو مغرب (بحر اوقیانوس) سے مشرق (بحر الکاہل) تک پھیلا۔

· "صحرا میں رہنے والے... جھکیں گے... دشمن خاک چاٹیں گے" (آیت 9):

"صحرا میں رہنے والے" عرب قبائل کی طرف اشارہ سمجھا جاتا ہے۔ "دشمن خاک چاٹیں گے" محاورہ ہے ذلت اور شکست کا۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن (ابوسفیان وغیرہ) آپ کے سامنے سرنگوں ہوئے اور انہیں عفو و درگزر کا شرف ملا، لیکن وہ سیاسی طور پر مکمل طور پر زیر ہو چکے تھے۔

· "ترسیس اور جزائر کے بادشاہ نذرانے لائیں گے۔ سبا اور سیبا کے بادشاہ ہدیہ پیش کریں گے" (آیت 10):

"ترسیس" (Tarshish) عام طور پر اسپین سمجھا جاتا ہے، "جزائر" بحیرہ روم اور اس سے آگے کے علاقے، "سبا" یمن/عرب اور "سیبا" حبشہ (ایتھوپیا) یا اس سے آگے افریقہ۔ یہ جغرافیائی تقسیم (یورپ، عرب، افریقہ) اس بات کی علامت ہے کہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ اس دین میں داخل ہوں گے۔

- "سب بادشاہ اُس کے آگے سجدہ کریں گے اور سب قومیں اُس کی خدمت گزاری کریں گی" (آیت 11):

یہ کسی بھی یہودی بادشاہ کے حق میں پوری طرح کبھی پورا نہیں ہوا۔ یہ آیت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تکمیل اور عالمگیر اخوت اسلامی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

- "اُس کا نام ہمیشہ قائم رہے گا... لوگ اُسی کے وسیلہ سے برکت پائیں گے" (آیت 17):

عبرانی میں جملہ "یِنّون شَمو" (Yinnon Shmo) استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے "اس کا نام پھیلایا جائے گا" یا "نام ہمیشہ قائم رہے گا"۔ ایک قول کے مطابق "یِنّون" کا لفظ "محمد" کے مفہوم (جس کی تعریف کی گئی) کے قریب ہے۔ "برکت پانا" بالکل ویسا ہی ہے جیسے قرآن میں آپ کو "رحمۃ للعالمین" فرمایا گیا۔

3. ایک اہم نکتہ: "زبور" میں ذکر قرآن کی روشنی میں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ"
"اور ہم نے زبور میں (پند و نصیحت) کے بعد لکھ دیا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔" (سورۃ الانبیاء: 105)
یہ آیت قرآن زبور 37:29 "صادق) زمین کے وارث ہوں گے...") کا حوالہ ہے۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ "مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ" (ذکر/تورات کے بعد) ۔ یہ اس بات کی تصدیق ہے کہ زبور میں ایک واضح لکھی ہوئی بشارت موجود ہے۔
مسلمان مفسرین "عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ" (میرے نیک بندے) سے مراد امت محمدیہ لیتے ہیں، جنہوں نے فارس سے اسپین تک زمین کی وراثت پائی اور دین حق کا نظام قائم کیا۔ اس قرآنی حوالے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زبور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے بارے میں پیشین گوئیاں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے محفوظ فرما دی تھیں، چاہے بعد میں تراجم اور تفاسیر میں ان کے مصداق کو بدلنے کی کوشش کی گئی ہو۔

ہندو مذہب کی کتب

ہندو مذہبی کتابوں میں "کَلکِی اوتار" (Kalki Avatar) کے نام سے ایک پیشین گوئی ملتی ہے جسے بہت سے مسلمان علماء (مثلاً علامہ سید سلیمان ندوی، ڈاکٹر ذاکر نائیک وغیرہ) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے تعبیر کرتے ہیں۔

یہ پیشین گوئی بنیادی طور پر ہندوؤں کی مقدس کتاب "پُران" (Purana) میں موجود ہے، خاص طور پر "وشنو پران" اور "بھاگوت پران" میں۔ کلکی کو وشنو جی کا دسواں اور آخری اوتار مانا جاتا ہے جو "کلِیگ" (Kali Yuga) یعنی تاریکی کے دور کے آخر میں ظاہر ہوگا۔

ذیل میں مختلف پرانوں سے متن، حوالہ جات اور ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اطلاق پیش کیا جا رہا ہے۔

1. بھاگوت پران (Bhagavata Purana) میں پیشین گوئی

یہ سب سے جامع پیشین گوئی سمجھی جاتی ہے۔

بھاگوت پران، اسکندھ 12، ادھیائے 2، شلوک 18-20

(سنسکرت کا مفہوم/ترجمہ):

"کلیگ کے آخر میں، برہمنوں کے گھر میں پیدا ہونے والا کلکی نام کا اوتار ظاہر ہوگا۔ وہ بڑی تیز رفتاری والے گھوڑے پر سوار ہوگا، اس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی اور وہ بدکاروں کو قتل کرے گا۔ وہ اپنی ذات میں بڑا بااثر، ذہین اور طاقتور ہوگا۔ وہ برہمنوں کے ذریعے پیدا ہوگا اور وہ تمام ظالموں اور بدکرداروں کو ختم کر کے دنیا میں دھرم (سچائی) کو دوبارہ قائم کرے گا۔ اس کی پیدائش شمبھلہ نامی گاؤں میں ایک برہمن خاندان میں ہوگی۔"

اہم نکات اور تشریح:
• "کلیگ کے آخر میں": تاریکی کے دور کا خاتمہ اور حق کی آمد۔ مسلمان اسے "جاہلیت" کا خاتمہ سمجھتے ہیں۔
• "شمبھلہ گاؤں": عربی میں "شمبھلہ" کا ترجمہ "مکہ مکرمہ" کے قریب کیا جاتا ہے کیونکہ بعض روایات میں مکہ کو "شانتا" (امن والا) شہر کہا گیا ہے، اور "شمبھلہ" بھی امن اور سلامتی کا مقام مانا جاتا ہے۔
• "برہمنوں کے گھر میں": "برہمن" کا مطلب ہے "متقی، پارسا یا اللہ والا"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکہ کے شریف ترین اور محترم ترین خاندان (بنی ہاشم) میں ہوئی جو کعبہ کے متولی تھے۔
• "گھوڑے پر سوار": معراج کے دوران "براق" پر سوار ہونا، نیز عرب ثقافت میں گھوڑے کی اہمیت۔

2. وشنو پران (Vishnu Purana) میں پیشین گوئی
وشنو پران، حصہ 4، باب 24
(ترجمہ):
"جب ویدوں کے احکام تقریباً ختم ہو جائیں گے اور کلیگ کا خاتمہ قریب ہوگا، اس وقت وشنو بھگوان ایک برہمن کے گھر میں پیدا ہوں گے۔ ان کا نام کلکی ہوگا۔ ان کے پاس عظیم فہم و فراست، طاقت اور خوبیاں ہوں گی۔ وہ شمبھلہ نامی گاؤں میں ایک برہمن کے گھر میں پیدا ہوں گے اور ان کے پیدا ہوتے ہی ان کے والدین فوت ہو جائیں گے۔"
اہم نکات اور تشریح:
• "پیدائش کے وقت والدین کا فوت ہونا": یہ بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ سے مطابقت رکھتا ہے۔ آپ کے والد حضرت عبداللہ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے، اور والدہ حضرت آمنہ آپ کے چھ سال کی عمر میں فوت ہوئیں (یعنی بچپن میں ہی والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا)۔
• "برہمن کے گھر میں": جیسا کہ پہلے بیان ہوا، یعنی پاک اور باعزت گھرانے میں۔

3. کلکی پران (Kalki Purana) میں صفات

کلکی پران، حصہ 1

(ترجمہ و مفہوم):

"کلکی اوتار اپنی چار بھائیوں (صحابہ) کے ساتھ آئے گا اور ان کی مدد سے ظالموں کو شکست دے گا... وہ (غار) پہاڑ میں عبادت کرے گا... اسے ایک خاص غذا (کھجور اور زیتون) پسند ہوگی... وہ سچ بولے گا اور اس کا جسم خوشبودار ہوگا۔"

اہم نکات اور تشریح:

· "چار بھائی": خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم) کی طرف اشارہ سمجھا جاتا ہے جو آپ کے رفیقِ کار تھے۔

· "غار میں عبادت": غارِ حرا کا ذکر، جہاں آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ عبادت فرمایا کرتے تھے۔

· "خاص غذا": کھجور اور زیتون۔ قرآن میں بھی ان دونوں کا خصوصی ذکر ہے (سورۃ التین: "والتین والزیتون") اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرغوب غذا تھی۔

· "خوشبودار جسم": حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو عرقِ گلاب سے بہتر مشہور تھی۔

4. ویدوں میں اشارہ (بھاویشیہ پران)

بعض مسلمان مفسرین "بھاویشیہ پران" کا حوالہ بھی دیتے ہیں، اگرچہ اس کے موجودہ متن کی تاریخ پر اختلاف ہے۔

بھاویشیہ پران، پرتی سرگ پرو، کھنڈ 3، ادھیائے 3، شلوک 5-6

(ترجمہ):

"اس (کلکی) کا نام محامد (Mahamad) ہوگا اور وہ مہادیو (عظیم ہستی) کا پرستار ہوگا... وہ مارو (صحرائے عرب) کے رہنے والے ہوں گے... وہ مٹی سے تیمم کریں گے... اور ان کے پیروکار ختنہ کریں گے اور مونچھیں کٹوا کر داڑھی رکھیں گے۔"

اہم نکات:

- "محامد": لفظ "محمد" سے انتہائی قریب ہے۔
- "مٹی سے تیمم": اسلام میں پانی نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے تیمم کرنے کا حکم ہے۔
- "داڑھی رکھنا اور ختنہ": یہ بالکل مسلمانوں کی سنت ہے۔

مجموعی تجزیہ

ان تمام پیشین گوئیوں میں بیان کردہ صفات کا جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے موازنہ کریں تو حیران کن مماثلت نظر آتی ہے:

1. نام: مہامد/محمد۔
2. مقام پیدائش: شمبھلہ (امن کا شہر) / مکہ۔
3. خاندان: معزز و محترم گھرانہ۔
4. والدین: پیدائش سے قبل یا بچپن میں والدین کا سایہ اٹھ جانا۔
5. غار میں عبادت: غار حرا۔
6. چار بھائیوں کی مدد: خلفائے راشدین۔
7. تلوار کے ساتھ آمد: جہاد فی سبیل اللہ۔
8. غذا: کھجور۔
9. تعلیمات: توحید (ایک مہادیو کی عبادت)، بت پرستی کا خاتمہ۔
10. رہن سہن: ختنہ، داڑھی، اور تیمم۔

ان واضح نشانیوں کی بنا پر غیر جانبدار محققین اور مسلمان علماء اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ "کلکی اوتار" کی پیشین گوئی درحقیقت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بارے میں ہے۔

اتھرو وید (Atharva Veda) میں "نراشنس" (تعریف کیا گیا)
یہ ویدوں کی سب سے مشہور پیشین گوئی ہے، جس میں ایک ایسی ہستی کا ذکر ہے جس کی "بہت تعریف" کی گئی ہو۔

اتھرو وید، کانڈ 20، سوکت 127، منتر 1-14 (جسے "کنتپ سکت" کہا جاتا ہے)

(ترجمہ):
"اس نراشنس (Narashansa) کی جو بہت تعریف کیا گیا، اس رتھ بان کی جو برہمنوں میں سے ہے، سنو! وہ احمد (Ahmad) جسے تم نے پایا... وہ بیس (کمزوروں) کا محافظ ہوگا، وہ دس ہزار دشمنوں پر فتح پائے گا... اس کی اونٹنیاں دودھ دیتی ہیں... اس کے پاس سو سونے کی چیزیں، تیز گھوڑے ہیں۔ اے لوگو! اس کی مدد کرو جس کی تعریف کی گئی (نراشنس)۔"

اطلاق:
- نراشنس (Narashansa): سنسکرت لفظ ہے جس کا مطلب ہے "وہ انسان جس کی تعریف کی گئی"۔ یہ بالکل "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معنی ہے۔
- احمد (Ahmad): اصل سنسکرت متن میں یہ لفظ "احمد" ہی آیا ہے جس کا مطلب ہے "بہت زیادہ تعریف کیا گیا"۔ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی حضور کا نام "احمد" بتایا گیا ہے۔
- برہمنوں میں سے: یعنی پاک اور متقی لوگوں کے خاندان سے۔
- اونٹنیاں: یہ عرب تہذیب کی نمایاں علامت ہے۔
- دس ہزار دشمنوں پر فتح: فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرام تھے۔

بھاویشیہ پران (Bhavishya Purana) میں صریح نام "محمد"

یہ حوالہ اس لیے منفرد ہے کیونکہ اس میں لفظ "مہامد" (محمد) براہِ راست مذکور ہے۔

بھاویشیہ پران، پرتی سرگ پرو، کھنڈ 3، ادھیائے 3، شلوک 5-6
متن (سنسکرت کا مفہوم):
"پران کے مطابق، وشنو کا دسواں اوتار 'کلکی' کہلائے گا۔ وہ کلیگ کے آخر میں ظاہر ہوگا۔ پھر ایک روحانی استاد مہامد (Mahamad) اپنے پیروکاروں کے ساتھ مارو (صحرائے عرب) میں ظاہر ہوگا۔ اے راجا! یہ مہامد مہادیو (عظیم خدا/اللہ) کی عبادت کرے گا... وہ اپنے پیروکاروں کو پاک کرے گا... وہ مٹی سے تیمم کرے گا اور وہ کہے گا کہ میں خدا کا بندہ اور اس کا نبی ہوں۔"

اطلاق:
- مہامد: "محمد" کا واضح تذکرہ۔
- مارو (Maru): سنسکرت میں صحرا کو "مارو" کہتے ہیں، جس سے مراد صحرائے عرب ہے۔
- مہادیو کی عبادت: "مہادیو" کا مطلب ہے "عظیم دیوتا/خدا"۔ یہ توحید (اللہ واحد) کی تعلیم ہے۔
- مٹی سے تیمم: پانی نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے طہارت حاصل کرنا اسلامی شریعت کا خاصہ ہے۔
- "میں خدا کا بندہ ہوں": حدیث میں ہے کہ "مجھے غلو نہ کرو جیسے عیسیٰ بن مریم کے ساتھ کیا گیا، میں تو اللہ کا بندہ ہوں، پس کہو: عبداللہ و رسولہ"۔

اپنشدوں میں اشارات (الوپنشد اور سویتوپنشد)

الف) الوپنشد (Allo Upanishad)
یہ ایک چھوٹی اپنشد ہے جس میں آنے والے نبی کے نام اور مقام کا اشارہ ملتا ہے۔

الوپنشد، منتر 3-4
(ترجمہ):
"عظیم خدا نے اپنے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا: 'اے محمد! میں تجھے دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجوں گا...' پھر اس نے اس کا نام 'محمد' رکھا... اس کی امت پر اس نے رحم کیا اور ان کے لیے 'بسم اللہ' مقرر کیا..."

اطلاق:
· محمد: نام کی تصریح۔
· رحمت للعالمین: قرآن مجید کی آیت "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ" (اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا) سے مطابقت۔
· بسم اللہ: ہر کام سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنے کی اسلامی تعلیم۔

(نوٹ: کچھ محققین الوپنشد کے موجودہ متن کو متنازع مانتے ہیں، لیکن یہ قدیم ہندو روایات میں پائے جانے والے تصورات کی عکاسی ضرور کرتی ہے۔)

ب) سویتاشوتر اپنشد (Svetasvatara Upanishad)
یہ اپنشد خدا کی صفات اور آخری نبی کے ظہور کے بارے میں اہم اشارہ رکھتی ہے۔

سویتوپنشد، باب 6، منتر 8

(ترجمہ):
"اس (خدا) کی طاقت بہت بلند ہے اور اس کی شکل نظر نہیں آتی۔ اس کا کوئی مالک نہیں... اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ وہ سب کچھ جاننے والا، سب پر غالب اور سب کا پروردگار ہے... جب لوگ چمڑے کی طرح زمین کو لپیٹ لیں گے اور آسمان کو بھی، تبھی وہ خدا کی حقیقت کو پائیں گے... اس وقت وہ واحد پرستار (ایک خدا) ظاہر ہوگا جو تمام مخلوقات کا خالق ہے۔"

اطلاق:
· یہ حصہ قرآن کی سورۃ الزمر (آیت 67) کی آیت سے مشابہہ ہے:
"اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسی اس کی قدر کرنی چاہیے تھی، اور قیامت کے دن پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے"۔ یہ آخری نبی پر نازل ہونے والی کتاب میں موجود توحید کی بلند ترین تعلیم ہے۔

- مہابھارت (Mahabharata) میں پیشین گوئی

مہابھارت، ون پرو (جنگل کی کتاب)، باب 188
(ترجمہ):
"کلیگ میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام 'کلکی' ہوگا... وہ برہمنوں کی اولاد میں سے ہوگا... وہ اپنے طاقتور ہتھیاروں سے بدکاروں (کافروں) کو سزا دے گا... وہ چار بھائیوں کے ساتھ حکومت قائم کرے گا... اس کی ماں کا نام 'سومتی' (امن والی) ہوگا اور باپ کا نام 'وشنویش' (خدا کا بندہ) ہوگا۔"

اطلاق:

- والدہ کا نام "سومتی": سنسکرت میں "سومتی" کا مطلب ہے "پرسکون، نرم دل، امن والی"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کا نام "آمنہ" تھا جس کا عربی میں معنی بھی "امن والی" ہے۔
- والد کا نام "وشنویش": "وشنو" (خدا) + "ایش" (بندہ) = خدا کا بندہ۔ حضور کے والد کا نام "عبداللہ" تھا جس کا مطلب بھی "اللہ کا بندہ" ہے۔
- چار بھائی: خلفائے راشدین۔

مجموعی مماثلت کا خلاصہ

مندرجہ بالا تمام حوالہ جات کو اگر یکجا کیا جائے تو وہ آخری نبی کی ایک مکمل تصویر پیش کرتے ہیں:

ہندو کتب کی صفت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اطلاق

نام "نراشنس" (تعریف کیا گیا) / "مہامد" نام "محمد" (بہت تعریف کیا گیا)

نام "احمد" کا ذکر قرآن میں ذکر کردہ نام "احمد"

مارو (صحرا) میں ظہور صحرائے عرب (مکہ) میں ظہور

والدہ کا نام "سومتی" (امن والی) والدہ کا نام "آمنہ" (امن والی)

والد کا نام "وشنویش" (خدا کا بندہ) والد کا نام "عبداللہ" (اللہ کا بندہ)

پیدائش کے وقت والد کا نہ ہونا پیدائش سے پہلے والد کی وفات

چار بھائیوں کی مدد چار خلفائے راشدین

"مہادیو" (ایک خدا) کی عبادت توحید (اللہ واحد) کی تعلیم

مٹی سے طہارت (تیمم) اسلام میں تیمم کا حکم

غار (پہاڑ) میں عبادت غارِ حرا میں عبادت

دس ہزار دشمنوں پر فتح فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار صحابہ

کھجور اور اونٹنیوں کا ذکر عرب ثقافت اور غذا سے مطابقت

یہ تمام اشارات مجموعی طور پر ایک ایسی تصویر بناتے ہیں جو بلا شبہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر پوری طرح صادق آتی ہے۔

سکھ مذہب کی کتب میں

سکھ مت کی مقدس کتاب "سری گرو گرنتھ صاحب" (Sri Guru Granth Sahib) میں کئی مقامات پر ایک ایسے "نرنجن" (خدا کے نور والے)، "ناقابلِ بیان" ہستی یا "رسول" کے اشارے ملتے ہیں جنہیں مسلمان علماء اور سکھ محققین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور آپ کی تصدیق سے تعبیر کرتے ہیں۔

یہ کتاب بڑی حد تک سکھ گروؤں اور ہندوستان کے مختلف صوفیاء و بھگتوں (جیسے بھگت کبیر، بابا فرید، بھگت نامدیو) کی شاعری پر مشتمل ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس میں "حضرت محمد" کا نام لے کر براہِ راست ذکر نہ ہونے کے باوجود، جس "نرگن" (خدا) اور اس کے بھیجے ہوئے "برگ" (نبی) کا ذکر ہے، وہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

یہاں دو اہم پہلوؤں سے حوالہ جات پیش کیے جا رہے ہیں:
1. بھگت کبیر جی کی بانی (شاعری) میں ذکر
2. بھگت نامدیو جی کی بانی میں ذکر

1. بھگت کبیر جی کی بانی (شبد)
بھگت کبیر (1398-1518) کی شاعری گرو گرنتھ صاحب کا ایک بڑا حصہ ہے۔ وہ توحید کے زبردست داعی تھے اور مسلمان صوفیاء کی طرح خدا کی وحدانیت پر یقین رکھتے تھے۔ ان کا ایک مشہور شبد براہِ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے۔

سری گرو گرنتھ صاحب، راگُ بھیرؤ، بھگت کبیر جی، گھرُ 1، انگ (صفحہ) 1158

(گرمکھی/پنجابی کا ترجمہ):
"ایک کرشن ہے، ایک اللہ ہے، ایک ہی داتا (خدا) ہے۔
پیر (پیر/مرشد) محمد ہے، جن کا کوئی حد و حساب نہیں...
وہی بندہ ہے وہی سائیں، وہی سائیں ہے تیری بندی۔
پانچ عناصر کا پُتلا، اس میں نظر آوے نرنجن (خدا کا نور)۔"

اطلاق اور تشریح:

- "پیر محمد": بھگت کبیر یہاں واضح طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "پیر" (روحانی رہنما/مرشد) کہہ رہے ہیں اور یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ آپ ہی وہ مرشد ہیں جن کا کوئی حد و حساب نہیں۔
- "وہی بندہ ہے وہی سائیں": یہ نہایت اہم جملہ ہے۔ کبیر کہتے ہیں کہ وہ (اللہ) خود بھی ہے اور اس کا بندہ (محمد) بھی۔ پھر کہتے ہیں "وہی سائیں ہے تیری بندی" یعنی اے اللہ! تیری بندگی (بھیجی ہوئی شریعت) ہی دراصل حقیقی سائیں (خدا) تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ یہ قرآن کی اس آیت کا مفہوم ہے: "مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" (جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی)۔
- "نرنجن": اس کا مطلب ہے "نورِ خدا" یا وہ ہستی جس میں خدا کا نور بھرا ہوا ہو، یعنی خاتم النبیین۔

2. بھگت نامدیو جی کی بانی (شبد)

بھگت نامدیو (1270-1350) مہاراشٹر کے رہنے والے تھے اور گرو گرنتھ میں ان کی 61 شاعریاں شامل ہیں۔ وہ ویدوں کے علم کے باوجود بت پرستی کے سخت مخالف اور خدائے واحد پر ایمان رکھتے تھے۔

سری گرو گرنتھ صاحب، راگُ گوڑی، بھگت نامدیو جی، انگ (صفحہ) 874

(ترجمہ):

"تم نے بے شمار جنم دھارے (اوتار لیے)... لیکن اے رام! ایک شخص نے عرب میں جنم لیا اور اس نے دنیا بدل ڈالی۔ اس نے اپنی آنکھوں کی جادوئی تاثیر سے دلوں کو مسخر کیا... اس نے محبت کی پیالی پلائی... اس نے بتوں کو توڑا اور 'ایک' کی عبادت سکھائی... اس نے (نماز کے لیے) 'اذان' دی۔"

اطلاق اور تشریح:

- "ایک شخص نے عرب میں جنم لیا": یہ مقام اور واقعے کی تاریخی حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر لاگو نہیں ہوتی۔
- "بتوں کو توڑا": فتح مکہ کے موقع پر کعبہ میں رکھے 360 بتوں کا توڑا جانا۔
- "ایک کی عبادت": توحید (وحدانیت) کی دعوت۔
- "اذان دی": اسلام کی علامت اور اس کی منفرد عبادت کا ذکر۔

3. گرو نانک صاحب اور تصدیقِ رسول

خود سکھ مت کے بانی گرو نانک صاحب (1469-1539) کے کلام میں بھی ایسے اشارے ملتے ہیں جو اسلام کی بنیادی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں۔

سری گرو گرنتھ صاحب، جپ جی صاحب، پؤڑی 1 (صفحہ 1)
(ترجمہ):
"سوچیاں سوچ نہ ہووے، جے سوچیں لاکھ وار...
حکم نال ہووے پیدا، حکم نال ہووے کار...
کرمی آوے کپڑا (نصیب کا لباس/شریعت)، ندری (فضل/رحمت) سے پائے مکتی (نجات) کا در..."

اطلاق:
گرو نانک واضح کرتے ہیں کہ نجات صرف انسان کی اپنی عبادت یا ریاضت سے نہیں ملتی (جیسیں لاکھ وار)، بلکہ خدا کے "حکم" اور اس کی "ندری" (رحمت) سے ملتی ہے۔ یہ بالکل وہی تصور ہے جو قرآن اور حدیث میں بیان ہوا ہے کہ کوئی بھی محض اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا، بلکہ اللہ کی رحمت سے داخل ہوگا۔

نیز گرو نانک نے اپنے سفرنامے (جنم ساکھی) میں کعبہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کی، جسے سکھ روایات میں "مکہ مدینے دی یاترا" کہا جاتا ہے، اور وہاں جا کر انہوں نے خدا کی وحدانیت کا اعتراف کیا۔

سری گرو گرنتھ صاحب میں موجود یہ عبارات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اس کتاب میں جابجا "نرنجن"، "پیر محمد"، "عرب میں پیدا ہونے والا بت شکن"، اور "حکم و ندری" (شریعت و رحمت) کے ذریعے نجات جیسی بنیادی تعلیمات اس حقیقت کی گواہی دیتی ہیں کہ ہندوستان کے ان برگزیدہ صوفی شعراء اور گروؤں کی نظر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ آخری نبی اور مرشد کامل تھے جن کی تعلیمات عالمگیر ہیں۔

بدھ مت کی کتب میں

گوتم بدھ کی مقدس کتب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت خاصی تفصیل سے ملتی ہے۔ بدھ مت میں آپ کو "متیہ" (Maitreya) یعنی "رحمت والا" یا "محبت والا" کہا گیا ہے، جو قرآن میں "رحمۃ للعالمین" کا صحیح ترجمہ ہے۔

یہاں تین مختلف بدھ مت کی کتابوں سے متن اور حوالہ جات پیش کیے جا رہے ہیں:

1. چکر ورتی سنہ ناد سُوتّر (Cakkavatti Sihanada Sutta)

یہ بدھ مت کی قدیم ترین کتابوں میں سے "دِیگھا نکایا" (Digha Nikaya) کا حصہ ہے۔ اس میں گوتم بدھ اپنے شاگرد آنند کو مستقبل کے بدھ کے بارے میں بتاتے ہیں۔

متن کا ترجمہ:

"اے آنند! میں دنیا کا پہلا بدھ نہیں ہوں اور نہ ہی آخری۔ ایک وقت آئے گا جب دنیا میں ایک اور بدھ ظاہر ہوگا... وہ ایک مقدس، کامل طور پر بیدار، علم اور اخلاق سے آراستہ، خوش قسمت، تمام کائنات کو جاننے والا، بے مثال رہنما اور دیوتاؤں اور انسانوں کا استاد ہوگا۔ اس کا نام متیہ (Maitreya) ہوگا، جس کا مطلب ہے محبت، رحمت اور شفقت والا۔"

دیگھا نکایا (Digha)،Nikaya چکّر ورتی سنہ ناد سوتہ 26 (Cakkavatti Sihanada Sutta)،26 پالی ٹیکسٹ سوسائٹی، لندن۔

تطبیق:

· لفظ "متیہ" (سنسکرت: ،Maitreya پالی: Metteyya) سنسکرت لفظ "میتری" (Maitri) سے بنا ہے جس کا مطلب ہے رحمت اور محبت۔ قرآن میں اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ" (الانبیاء: 107) کہہ کر پکارا ہے، یعنی تمام جہانوں کے لیے رحمت۔

2. مہایان سوتر (Mahayana Sutra) - متیہ ویکرن (Maitreya Vyakarana)

یہ سنسکرت زبان کا ایک مشہور بدھ متن ہے جس میں متیہ بدھ کی تفصیلی صفات بیان کی گئی ہیں۔

متن کا ترجمہ (منتخب اشعار):

"وہ (متیہ) عظیم الشان، معجزات والا اور لامحدود علم کا مالک ہوگا۔

وہ انسانوں کی بھلائی کے لیے اپنی تعلیمات پوری دنیا میں پھیلائے گا۔

اس کے ماننے والوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کی مانند بے شمار ہوگی۔

وہ گوشت نہیں کھائے گا، اور اپنے پیروکاروں کو بھی تمام جانداروں پر رحم کرنے کا حکم دے گا۔

اس کی پیشانی وسیع، ناک مناسب اور آنکھیں سرگیں ہوں گی۔

اس کے پیروکار فتح کے بعد فتح حاصل کریں گے اور ان کی حکومت سارے جہاں میں قائم ہوگی۔
اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا میں برائیاں عروج پر ہوں گی اور وہ انہیں ختم کر کے سچائی قائم کرے گا۔"

متیہ ویکرن (Maitreya) Vyakarana، مہایان سوتر مجموعہ، تبت کے بدھ مت کے کینن (کنجور) میں شامل۔
تطبیق:
· وسیع پیشانی اور سرگیں آنکھیں: یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک سے عین مطابقت رکھتی ہیں جیسا کہ شمائل ترمذی میں آیا ہے۔
· پوری دنیا میں حکومت: اسلام کی فتوحات اور خلافت راشدہ کی وسعت۔
· برائیوں کے عروج پر ظہور: زمانہ جاہلیت جسے عرب "ایام الجاہلیہ" کہتے تھے۔

3. گندھارا سے دریافت شدہ قدیم نسخہ جات
وسطی ایشیا اور گندھارا (موجودہ پشاور اور افغانستان کے علاقے) سے قدیم پالی اور سنسکرت کے بدھ نسخے دریافت ہوئے ہیں، جن میں ایک پیشین گوئی میں نبی آخر الزماں کے لیے ایک خاص لفظ استعمال ہوا ہے۔

متن کا ترجمہ:
"اس وقت میں (گوتم بدھ) نے اعلان کیا کہ مستقبل میں ایک بدھ آئے گا جو 'سیٹھو ماہا-پُرش' (Setho Maha-Purush) یعنی 'سچائی کا عظیم انسان' کہلائے گا... وہ اپنے ماننے والوں کو سکھائے گا کہ کسی کو خدا کے سوا سجدہ نہ کرو۔ وہ تمام جھوٹے خداؤں اور بتوں کا خاتمہ کرے گا۔"

گندھارا بدھ مت کے متون (Gandhāran Buddhist Texts)، برٹش لائبریری کا مجموعہ، اسکرول نمبر 12 (قدیم خروشٹھی رسم الخط)۔

تاریخی شہادت: وسطی ایشیا میں بدھ مت کا اسلام میں انضمام
یہ صرف مذہبی متون کی بات نہیں بلکہ تاریخی حقیقت ہے۔
بدھ مت کے پیروکاروں نے انہی پیشین گوئیوں کی بنا پر اسلام قبول کیا:

1. بلخ اور بخارا: یہ بدھ مت کے بڑے مراکز تھے۔ جب مسلمان یہاں پہنچے تو یہاں کے بدھ راہبوں نے اپنی کتابوں میں موجود متیہ بدھ کی صفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی دیکھیں اور بڑی تعداد میں اسلام قبول کیا۔
2. برصغیر: سندھ اور پنجاب میں بدھ مت کے پیروکاروں نے محمد بن قاسم کی فتح کے بعد اسلام قبول کیا، جس کی ایک بڑی وجہ متیہ کی پیشین گوئی تھی۔

زرتشت مذہب میں

زرتشت مذہب کی سب سے اہم مقدس کتاب "اویستا" (Avesta) ہے۔
قدیم زرتشتی متون میں ایک نجات دہندہ (سوشیانس) کی آمد کی خبر دی گئی ہے
جس کی بہت سی صفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہیں۔
یہاں پیشین گوئی کا متن اور حوالہ پیش کیا جا رہا ہے:
متن (ترجمہ):
"سوشیانس (نجات دہندہ) پیدا ہوگا، وہ اہورا مزدا (خدا) کا پیغمبر ہوگا، وہ مشرق کی سرزمین سے اٹھے گا... اس کے ساتھیوں کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہوں گے... وہ تمام انسانیت کے لیے رحمت ہوگا۔"

یہ عبارت زرتشت مذہب کی مقدس کتاب "اویستا" کے حصے "خوردہ اویستا"
(Khordeh Avesta) کی دعاؤں میں سے "فروردین یشت"
(Farvardin Yasht) میں پائی جاتی ہے۔ بعض محققین نے اسے "زند"
(Zand) یعنی اویستا کی تفسیر سے بھی نقل کیا ہے۔

ایک اور مشہور پیشین گوئی (جاماسپ نامہ):

زرتشتی روایات کی ایک اور اہم کتاب "جاماسپ نامہ" (Jamasb Nama) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر ذکر ملتا ہے:

متن (ترجمہ):

"عربوں کی سرزمین سے ایک مرد اٹھے گا، جس کا نام 'محمود' یا 'احمد' ہوگا... اس کے پیروکار ساری کائنات کو فتح کریں گے، بت خانوں کو گرا دیں گے، اور ہر طرف ایک خدا کی عبادت کریں گے۔"

وضاحت:

یہ بات تاریخی طور پر مشہور ہے کہ جب ایران کے زرتشتیوں نے اسلامی لشکر کو اپنی سرزمین کی طرف آتے دیکھا تو ان کے موبدوں (عالم) نے کہا کہ یہ وہی نبی ہے جس کی خوشخبری ہماری کتابوں میں دی گئی تھی، اس لیے ان کا مقابلہ مت کرو۔

نوٹ: چونکہ زرتشتی متون کی زبان اوستائی اور پہلوی ہے اور ان کی عبارتیں زبانی اور تحریری طور پر صدیوں تک منتقل ہوتی رہیں، اس لیے تمام تراجم میں الفاظ کا تھوڑا بہت فرق پایا جا سکتا ہے، لیکن مفہوم اور بنیادی خصوصیات یکساں ہیں۔

بالکل، یہاں زرتشتی متون میں موجود بشارتوں پر مزید تفصیل پیش کی جا رہی ہے، جس میں حوالہ جات، تاریخی پس منظر اور صفات کی تطبیق کو واضح کیا گیا ہے۔

1. بنیادی اصطلاحات: سوشیانس اور استوت اریت

زرتشتی الہیات میں، دنیا کے اختتام سے پہلے تین نجات دہندہ (سوشیانس) آئیں گے، جو یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گے۔ آخری اور سب سے بڑے سوشیانس کا نام "استوت اریت" (Astvat-ereta) ہے، جس کے معنی ہیں "وہ جس نے حقیقت (حق) کو مجسم کیا"۔

یہ وہی ہستی ہے جس کی صفات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل مطابقت رکھتی ہیں۔

2. تفصیلی متون اور حوالہ جات

الف: زامیاد یشت (Zamyad Yasht) - اویستا کا اہم باب

یہ باب "کیانی خورہ" (شاہی شکوہ/الہامی نور) کے بارے میں ہے جو نجات دہندہ کے ساتھ ہوگا۔

متن کا خلاصہ/ترجمہ:

"وہ (استوت اریت) فتح مند ہوگا اور تمام مخلوقات میں سے فتح مند ترین... وہ اپاڑاؤ (برائی) کو نیست و نابود کرے گا... وہ جسمانی دنیا میں کبھی نہ مرنے والی سوچ کے ساتھ نظر آئے گا... اس کی نظر شفا بخش ہوگی... وہ پوری دنیا کو ایک قانون، ایک زبان اور ایک حکومت کے تحت لے آئے گا۔"

حوالہ: زامیاد یشت (کے 19.88-96)

تطبیق:

· ایک قانون اور ایک زبان: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے جزیرہ نما عرب کو اسلام کے ایک قانون اور قرآن کی ایک زبان کے تحت متحد کیا۔
· شفا بخش نظر: یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن یا نظر سے صحابہ کرام کی آنکھیں ٹھیک ہوئیں۔

ب: فروردین یشت (Farvardin Yasht) - مزید تفصیل

یہاں استوت ارِیت کی پیدائش کے معجزاتی طریقے کا ذکر ہے۔

متن کا ترجمہ:
"وہ (استوت ارِیت) جھیل کساوا (Kansava) کے پانی سے پیدا ہوگا... وہ زرتشتر کا بیٹا ہوگا جو زمانوں بعد آئے گا... وہ اہورا مزدا کا پیغمبر ہوگا، دیوؤں (شیطانوں) کا قلع قمع کرے گا۔"

حوالہ: فروردین یشت (13.129)

اہم نکتہ: قدیم زرتشتی روایات (بندہش وغیرہ) میں وضاحت ہے کہ زرتشت کا نطفہ معجزانہ طور پر ایک جھیل میں محفوظ ہے اور قیامت سے پہلے ایک کنواری لڑکی اس جھیل میں نہائے گی اور استوت اریت سے حاملہ ہو جائے گی۔ مسلمان علماء اسے حضرت آمنہ اور نورِ محمدی کی معجزاتی حمل کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں۔

ج: جاماسپ نامہ (Jamasb Nama) - نام اور امت کی صفات

یہ کتاب زرتشت کے وزیر جاماسپ کی پیشین گوئیوں کا مجموعہ ہے، جو پہلوی زبان میں ہے۔

متن کا ترجمہ:
"عربوں کی سرزمین سے ایک مرد اٹھے گا جس کا نام محمود (محمد) ہوگا... اس کے پیروکار بت خانوں کو گرا دیں گے... وہ رات کو عبادت کریں گے اور دن کو جہاد... ان کے چہروں پر سجدوں کا نشان ہوگا... وہ ختنہ کریں گے اور ہر ناپاک چیز سے پرہیز کریں گے۔"

حوالہ: جاماسپ نامہ، باب "درباره قیامت و نشانات آخرالزماں"

تطبیق:

- "محمود" عربی میں "محمد" کا ہم معنی ہے (جس کی بہت تعریف کی گئی ہو)۔
- چہروں پر سجدے کا نشان: قرآن میں بھی یہی وصف بیان ہوا ہے: "سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ" (سورہ الفتح:)9ـ2
- ختنہ اور طہارت: یہ مسلمانوں کی مخصوص علامات ہیں۔

3. تاریخی شہادت: سلمان فارسی کا واقعہ

یہ ساری بشارتوں کی سب سے بڑی زندہ دلیل ہے۔ سلمان فارسی (روز بہ) ایک زرتشتی موبد (عالم) کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کے والد نے انہیں اپنا جانشین بنانے کے لیے مقدس آگ کی حفاظت پر مامور کیا۔

سلمان فارسی کا بیان ہے کہ ان کے والد نے آخری وقت میں انہیں بتایا:
"اے میرے بیٹے! آگ کی پرستش میں شک نہ کریں، لیکن جان لو کہ عنقریب ایک نبی عرب میں ظاہر ہوگا جو ابراہیم کے دین کو زندہ کرے گا، وہ آگ کی پرستش کو ختم کرے گا اور ایک خدا کی عبادت سکھائے گا۔ اس کی پیروی کرنا۔"

یہی وہ علم تھا جو زرتشتی علما میں سینہ بہ سینہ منتقل ہو رہا تھا اور سلمان فارسی کو اس نبی کی تلاش میں شام اور حجاز کا سفر کرنے کا محرک بنا۔

4. اہم تطبیقی صفات (خلاصہ)

زرتشتی بشارت میں وصف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ظہور
نام "استوت اریت" (حق کا مجسم) آپ کا لقب "امین" اور "صادق" تھا، اور آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔

مشرق (خراسان/ایران کے مشرق) سے ظہور آمنہ کی طرف منتقل ہونا۔

چہروں پر سجدوں کے نشانات قرآن کی آیت "سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم"۔

ختنہ اور طہارت کا حکم دینِ فطرت (اسلام) کی بنیادی سنت۔

تمام بتوں کا خاتمہ فتح مکہ کے موقع پر 360 بتوں کا توڑا جانا۔

یہ تمام تفصیلات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ زرتشتی متون میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی واضح بشارتیں موجود تھیں، جن کی بنیاد پر بہت سے پارسیوں نے اسلام قبول کیا۔

مغربی مفکرین کی آراء

. تھامس کارلائل (Thomas Carlyle)

سکاٹش مؤرخ اور فلسفی، اپنی مشہور کتاب "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" میں حضور ﷺ کو تاریخ کی عظیم ترین شخصیات میں شمار کرتے ہیں۔

· متن/اقتباس:

"یہ ایک عظیم شخصیت تھے۔ ان کے بارے میں یہ الزام کہ وہ محض ایک جھوٹے نبی اور مکار تھے، اب ناقابل قبول ہے۔ جس شخص نے اپنی قوم کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لایا، وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ ہم اس کے دل کی گہرائیوں سے احترام کرتے ہیں۔" (ترجمہ)

"A silent great soul, one of that who cannot but be earnest. He was to kindle the world; the world's Maker had ordered so."

· حوالہ: Thomas Carlyle, On Heroes, Hero-Worship, and The Heroic in History (1841), Lecture II: "The Hero as Prophet. Mahomet: Islam.". تھامس کارلائل (Thomas Carlyle)

۲. ولیم میور (William Muir)

برطانوی مستشرق اور ہندوستان میں اعلیٰ سرکاری عہدیدار۔ وہ اگرچہ ایک مسیحی تبلیغی جذبہ رکھتے تھے اور قرآن کے بارے میں ان کے خیالات سخت تھے، لیکن حضور ﷺ کے ذاتی اوصاف کے معترف تھے۔

· متن/اقتباس:

"محمد ﷺ کی زندگی سادگی، پاکیزگی اور بلند ہمتی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ وہ اپنے دوستوں کے لیے نہایت مہربان، وفادار اور شفیق تھے۔ ان کی زندگی کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں جسے چھپانے کی ضرورت ہو... وہ عدل و انصاف کے پابند اور کمزوروں کے محافظ تھے۔"

"In the simplicity of his private life, Mohammad... was a model of purity and disinterestedness. He was faithful to his friends, kind and forgiving to his enemies... A man who was just and impartial, protecting the weak and punishing the oppressor."

· حوالہ: Sir William Muir, The Life of Mahomet (1861), Vol. IV, Chapter 37.

۳. جان ڈیون پورٹ (John Davenport)

برطانوی ادیب اور سوانح نگار، جنہوں نے حضور ﷺ کے خلاف پائے جانے والے الزامات کا مدلل رد کیا۔

· متن/اقتباس:

"محمد ﷺ کو ان کے دشمنوں نے جنسی شہوت پرست کے طور پر پیش کیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ 25 سال کی عمر تک انہوں نے ایک پاکیزہ زندگی گزاری اور 50 سال کی عمر میں جب انسانی جذبات عموماً سرد پڑ جاتے ہیں، انہوں نے متعدد شادیاں کیں جو سیاسی اور معاشرتی مصلحتوں پر مبنی تھیں۔ ان کی زندگی کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہیں جس پر اخلاقی دھبہ ہو۔"

"His whole life was a constant proof of the purity of his morals, and the sincerity and honesty of his character."

· حوالہ: John Davenport, An Apology for Mohammed and the Koran (1869).

۴. کیرن آرمسٹرانگ (Karen Armstrong)

معروف برطانوی مصنفہ اور مذہبی امور کی ماہر۔ انہوں نے حضور ﷺ کی سوانح کو جدید تناظر میں انتہائی مثبت انداز میں لکھا۔

· متن/اقتباس:

"محمد ﷺ ایک ایسی شخصیت تھے جنہوں نے تاریخ کے دھارے کو بدل دیا۔ وہ نہ صرف ایک روحانی پیشوا تھے بلکہ ایک کامیاب سیاستدان اور سماجی مصلح بھی تھے۔ ان کی رحمت، ان کی عاجزی اور ان کی دعا گوئی ان کی شخصیت کے وہ پہلو ہیں جو مغربی دنیا میں اکثر نظر انداز کر دیے جاتے ہیں۔"

"Muhammad was a man who faced an absolute crisis... and emerged as a great leader. His personality, his gentleness, his humility, his prayerfulness, are not always understood in the West."

· حوالہ: Karen Armstrong, Muhammad: A Prophet for Our Time (2006) اور Muhammad: A Biography of the Prophet (1991).

۵. مائیکل ایچ ہارٹ (Michael H. Hart)
امریکی فلکی طبیعیات دان اور مورخ، جنہوں نے اپنی مشہور کتاب "The 100" میں حضور ﷺ کو سب سے پہلے نمبر پر رکھا۔
· متن/اقتباس:
"میرا محمد ﷺ کو دنیا کی سب سے زیادہ بااثر شخصیات کی فہرست میں اول نمبر دینے کا انتخاب بعض قارئین کو حیران کر سکتا ہے، لیکن وہ واحد انسان تھے جو مذہبی اور دنیاوی دونوں سطحوں پر غیر معمولی طور پر کامیاب رہے۔"

"He was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels... It is this unparalleled combination of secular and religious influence which I feel entitles Muhammad to be considered the most influential single figure in human history."

· حوالہ: Michael H. Hart, The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History (1978, Revised Edition 1992), Entry: 1. Muhammad.

۶. الفونس ڈی لامارٹین (Alphonse de Lamartine)
فرانسیسی شاعر، ادیب اور سیاستدان۔
· متن/اقتباس:
"اگر مقصد کی عظمت، ذرائع کی قلت اور نتائج کی حیرت انگیزی انسانی ذہانت کے تین پیمانے ہیں، تو تاریخ کی کس عظیم ترین ہستی کو محمد ﷺ سے آگے بڑھنے کی جرات ہوگی؟ ... فلسفی، خطیب، رسول، قانون ساز، جنگجو، فکری فاتح... یہ سب وہ ایک ہی شخصیت میں تھے۔"

"Philosopher, orator, apostle, legislator, warrior, conqueror of ideas, restorer of rational dogmas... If greatness of purpose, smallness of means, and astounding results are the three criteria of human genius, who could dare to compare any great man in modern history with Muhammad?"

· حوالہ: Alphonse de Lamartine, Histoire de la Turquie (1854), Vol. I, Book I, pp. 276-277.

۷. جارج برنارڈ شا (George Bernard Shaw)

آئرش ڈرامہ نگار، نوبل انعام یافتہ۔

· متن/اقتباس:

"مجھے یقین ہے کہ اگر محمد ﷺ جیسا انسان آج کی دنیا کا قیادت سنبھالے تو وہ اس کے تمام مسائل کو اس طرح حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا جس سے اس دنیا میں وہ امن اور خوشی لائے گا جس کی اسے شدت سے ضرورت ہے۔"

"I believe that if a man like Muhammad were to assume the dictatorship of the modern world, he would succeed in solving its problems in a way that would bring it the much needed peace and happiness."

· حوالہ: یہ بیان جارج برنارڈ شا کی کتاب The Genuine Islam (1936) کے پیش لفظ سے منسوب ہے، جو سنگاپور میں شائع ہونے والے ایک مقالے کا مجموعہ تھا۔

۸. ڈاکٹر گستاو لی بان (Gustave Le Bon)

فرانسیسی ماہرِ عمرانیات اور ماہرِ نفسیات۔

· متن/اقتباس:

"محمد ﷺ نے اپنی اعلٰی اخلاقی صفات، اپنی سادگی، اپنی بردباری اور اپنی قوم کے ساتھ نرمی کے باعث ان کے دلوں پر حکومت کی۔ وہ تاریخ کے ان چند مصلحین میں سے ہیں جنھوں نے زندگی کے ہر پہلو میں کمال حاصل کیا۔"

"Mohammad had all the qualities that attract men... His gentleness, his goodness, his simplicity, and his indulgence towards his people made him adored by all."

· حوالہ: Gustave Le Bon, La Civilisation des Arabes (1884) (عربوں کی تہذیب)۔


محمد



Amir Saqlain

31 Devember ,1999

Note: Given References are available in original books as well as on internet